بسم اللہ الرحمن الرحیم

یادگار شیخ الاسلام ابوالوفا مولانا ثناء اللہ امرتسری

پندرہ روزہ

مجلہ اہلحدیث

مدیر

حکیم اجمل خاں

۷ جون ۱۹۸۴ء

۶ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ

کھلتے نہیں اس قلزم خاموش کے اسرار
جب تک تو اسے ضرب کلیمی سے نہ چیرے

زمانہ کا شکوہ! ہمت کی پستی

بڑوں بڑوں کا عذر یہ ہوتا ہے کہ وقت ساتھ نہیں دیتا اور سر و سامان و اسباب کار فراہم نہیں لیکن وقت کا عازم و فاتح اٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر وقت ساتھ نہیں دیتا میں اسکو لونگا اگر سر و سامان نہیں تو اپنے ہاتھوں سے تیار کر لونگا اگر زمین موافق نہیں تو آسمان کو اترنا چاہیئے اگر آدمی نہیں ملتے تو فرشتوں کو ساتھ دینا چاہیئے۔ اگر انسانوں کی زبانیں گونگی ہوگئی ہیں تو پتھروں کو چیخنا چاہیئے اگر ساتھ چلنے والے نہیں تو کیا مضائقہ؟ درختوں کو دوڑنا چاہیئے اگر دشمن بیشمار ہیں تو آسمان کی بجلیوں کی بھی کوئی گنتی نہیں اگر رکاوٹیں اور مشکلیں بہت ہیں تو پہاڑوں اور طوفانوں کو کیا ہوگیا کہ راہ صاف نہیں کرتے۔ وہ زمانہ کا مخلوق نہیں ہوتا کہ زمانہ اس سے اپنی چاکری کرائے۔ وہ وقت کا خالق اور عہد کا پالنے والا ہوتا ہے۔ وہ زمانہ کے حکموں پر نہیں چلتا بلکہ زمانہ آتا ہے تاکہ اسکی جنبش لب کا انتظار کرے وہ دنیا پر اسلئے نظر نہیں ڈالتا کہ کیا کیا ہے جس سے دامن بھر لوں؟ وہ یہ دیکھنے کیلئے آتا ہے کہ کیا کیا نہیں ہے جسکو پورا کردوں۔

(امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد)

مرسلہ عطاء اللہ مدنی

مولانا محمد ادریس نگرامی ندوی

بدگمانی

یا ایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (حجرات)

اے ایمان والو! بہت بدگمانی سے بچو بیشک بعض بدگمانی گناہ ہے۔

کسی کی نیت کے متعلق بے وجہ اپنے دل میں اچھا خیال نہ رکھنا، یہی بدگمانی ہے۔ اس کی وجہ سے آپس کا میل ملاپ کم ہو جاتا ہے۔ ایک دوسرے کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگتا ہے آہستہ آہستہ یہ بدگمانی دلوں میں جڑ پکڑ جاتی ہے۔ اور لڑائی کا اچھا خاصا سامان پیدا ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے۔ کہ بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے۔

یہ بات بھی مناسب ہے کہ اگر کوئی آدمی ایسا کام کر رہا ہے جس سے دوسروں کو بدگمانی کا موقع ملے تو وہ اس بدگمانی کو دور کر دے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھے تھے۔ رات کو آپ کی کوئی بیوی ملنے آئیں۔ آپ انکو واپس پہنچانے چلے۔ تو راستہ میں دو صحابی مل گئے، وہ آپ کو عورت کے ساتھ دیکھ کر واپس جانے لگے۔

آپ نے فوراً آواز دی، اور کہا "یہ میری بیوی فلاں ہیں"۔ ایک صحابیؓ نے کہا، اگر مجھے کسی کے ساتھ بدگمانی بھی رہی ہوتی تو کیا آپ کے ساتھ کرتا۔ حضورؐ نے کہا کہ شیطان انسان کے اندر خون کی طرح دوڑتا رہتا ہے۔

حاصل یہ کہ حضورؐ نے بدگمانی کے موقع کو دور فرما دیا۔

تجسس ولا تجسسوا (حجرات)

اور کسی کا اندر کا بھید نہ ٹٹولا کرو۔

کسی کی بات کا کھوج کرنا بڑے عیب کی بات ہے۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے عیب کو ڈھونڈھتا ہے، خدا اس کے عیب ڈھونڈھتا ہے۔ اور جس شخص کے عیب خدا ڈھونڈھتا ہے۔ وہ اگر اپنے گھر میں چھپا بھی رہے گا تو خدا اسکو ذلیل کر دے گا۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ہے کہ جو شخص (چھپ کر) لوگوں کی باتیں سنے تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔

سوچنے کی بات ہے۔ کہ ہم کو خواہ مخواہ کسی کی باتوں اور اندر کے بھیدوں کے ٹٹولنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ آدمی کے لئے خود اپنی باتیں کیا کم ہیں۔ کہ دوسروں کے معاملے میں دخل دے۔ اللہ اور رسولؐ کے ان حکموں کے بعد کسی مسلمان کو یہ غلطی نہ کرنا چاہیئے۔

حرص ولا تمدن عینیک الی ما متعنا بہ ازواجا منہم (طہٰ)

اور اپنی آنکھیں نہ پسار اسکی طرف جو ہم نے ان میں سے طرح طرح کے لوگوں کو سامان دیا ہے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسلمان کیلئے یہ زیبا نہیں ہے کہ دنیا کی ظاہری زینت پر اپنی جان دینے لگے اور اس کے پیچھے دین و ایمان برباد کرے۔ خدا نے جو کچھ دیا ہے اسی پر صبر اور قناعت کرنا چاہیئے۔ زیادہ کی ہوس فضول ہے۔ اسی کو بے نیازی کہتے ہیں۔ انسان کی بے نیازی یہی ہے کہ خدا کے سوا دوسروں سے بے نیاز ہو کسی دوسرے کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے اور کم سے کم جو ملا ہے اسپر طمانیت حاصل کر لے۔

حضورؐ نے فرمایا ہے۔ کہ دولتمندی مال و اسباب کی کثرت کا نام نہیں بلکہ اصل دولتمندی دل کی بے نیازی ہے۔ فرمایا بے نیازی دل کی بے نیازی ہے اور محتاجی دل کی محتاجی!

ایک بار حکیم بن حزامؓ نے آپؐ سے بار بار مال کا سوال کیا اور آپ نے ہر بار انکا سوال پورا کیا لیکن آخر میں فرمایا کہ اے حکیم یہ مال بہت پسندیدہ چیز ہے جو شخص اس کو کھلے دل سے لیتا ہے خدا اسمیں برکت دیتا ہے اور جو شخص اسکو حرص کیساتھ لیتا ہے اسمیں برکت نہیں ہوتی ہے اور اس شخص کے مثل ہوتا ہے جو کھاتا ہے لیکن اسکا پیٹ نہیں بھرتا ہے حضرت حکیمؓ پر اس کا اس قدر اثر ہوا کہ انھوں نے اس کے بعد کسی کا عطیہ قبول نہیں کیا۔

غصہ واذا ما غضبوا ھم یغفرون (شوریٰ)

جب انکو غصہ آتا ہے تو معاف کر دیتے ہیں۔

مسلمان کو چاہیئے کہ اپنے غصہ پر قابو رکھے اور بے سبب اسکو ظاہر کرے۔ اللہ تو نے اچھے مسلمانوں کی تعریف کی ہے کہ وہ اپنے غصہ کو دبا لیتے ہیں۔

سکون کی حالت میں معاف کر دینا آسان ہے۔ لیکن غصہ کی حالت میں جب آدمی قابو سے باہر ہو جاتا ہے، معاف کرنا مشکل ہے مگر تعریف اسی میں ہے، کہ مسلمان اس وقت بھی معاف کرے۔ حضورؐ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے کو قابو میں رکھے۔

ایک آدمی نے حضورؐ سے کہا کہ مجھے نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ نہ کرو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غصہ کے تین علاج بتائے ہیں۔

ا۔ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ کو پانی ٹھنڈا کرتا ہے تو جس کو غصہ آئے وہ چاہیے کہ وضو کر لے۔ باقی ص ۸

ثناء اللہ عمری ایم، اے، عثمانیہ

قرآنِ حکیم کا تصوّرِ عہد و میثاق

اس طلب والحاح کا ذکر سورہ زخرف میں بھی کیا گیا ہے۔

وقالوا یاایھا السحر ادع لنا ربك بما عھد عندك انا لمھتدون ۔ (۴۹)

ہر عذاب کے موقع پر وہ کہتے۔ اے ساحر! اپنے رب کی طرف سے جو منصب تجھے حاصل ہوا ہے اس کی بنا پر ہمارے لئے اس سے دعا کر ہم ضرور راہ راست پر آجائیں گے۔

قرآن نے ایک مقام پر یہودیوں سے اسی "اصطلاح" میں سوال کیا ہے۔ سورۂ بقرہ میں ہے

وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ قل اتخذتم عند اللہ عھدا فلن یخلف اللہ عھدہ ام تقولون علی اللہ مالا تعلمون۔

یہ لوگ (یعنی یہودی) کہتے ہیں۔ جہنم کی آگ ہمیں کبھی چھونے والی نہیں۔ (کیونکہ ہماری امت خدا کے نزدیک نجات پائی ہوئی امت ہے) اگر ہم آگ میں ڈالے بھی جائیں گے تو (اس لئے نہیں کہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔ بلکہ) صرف چند گنے ہوئے دنوں کیلئے (تاکہ گناہ کے میل کچیل سے پاک صاف ہوکر پھر جنت میں جا داخل ہوں) اے پیغمبر! ان لوگوں سے کہدو۔ یہ بات جو تم کہتے ہو۔ دو (دو حالتوں سے خالی نہیں یا تو تم نے خدا سے (غیر مشروط) نجات کا کوئی پٹہ لکھوا لیا ہے۔ کہ اب وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا۔ اور یا پھر خدا کے نام پر ایک ایسی بات کہہ رہے ہو جس کیلئے تمہارے پاس کوئی علم نہیں۔

قرآن حکیم سے معلوم ہوتا ہے کہ عہد و میثاق کے تقدس کو سب سے زیادہ طیامیٹ کرنیوالے بنی اسرائیل ہی تھے۔ تاہم قرآن نے یہ حقیقت بھی واضح کی ہے کہ گذشتہ قوموں کا عام اخلاقی مزاج بھی یہی تھا۔ چنانچہ سورہ اعراف میں ہے۔

وما وجدنا لاکثرھم من عھد وان وجدنا اکثرھم لفسقین ۰ (۱۰۲)

اور ان میں سے اکثروں کو ہم نے ایسا پایا کہ اپنے عہد پر قائم نہ تھے۔ (یعنی انہوں نے اپنا فطری شعور و وجدان کی فطرت انسانی کا عہد ہے۔ ضائع کر دیا تھا) اور اکثروں کو ایسا ہی پایا کہ ایک قلم نافرمان تھے۔

اہل کتاب اور دیگر گذشتہ قوموں کے تذکرے کے بعد اس ضمن میں قرآن پاک نے اہل اسلام کا ذکر بھی کیا ہے۔ چنانچہ سورہ توبہ کی مندرجہ ذیل آیت میں صراحت کی گئی ہے۔ کہ ایک معاہدہ کے تحت مسلمانوں کی جانیں اور ان کے اموال اللہ نے خرید لیے ہیں۔ اب انھیں اس معاہدے کا پورا پاس و لحاظ رکھنا چاہیئے۔ چنانچہ فرمایا۔

ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی بایعتم بہ وذالك ھو الفوز العظیم۔ (۱۱۱)

بلاشبہ اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں بھی خرید لیں۔ اور ان کا مال بھی۔ اور اس قیمت پر خرید لیں کہ ان کے لئے بہشت (کی جاودانی زندگی) ہو وہ (کسی دنیوی مقصد کی راہ میں نہیں بلکہ) اللہ کی راہ میں جنگ کرتے ہیں پس مارتے بھی ہیں اور مرتے بھی ہیں۔ یہ وعدہ اللہ کے ذمہ ہوچکا (یعنی میں نے ایسا ہی قانون ٹھہرا دیا) تورات، انجیل، قرآن، (تینوں کتابوں) میں (یکساں طور پر) اسکا اعلان ہے۔ اور اللہ سے بڑھ کر کون ہے جو اپنا عہد پورا کرنے والا ہو؟ (مسلمانو!) اپنے اس سودے پر جو تم نے اللہ سے چکایا، خوشیاں مناؤ اور یہی ہے جو بڑی سے بڑی فیروز مندی ہے۔

مسلمانوں کے سلسلہ میں عہد و میثاق کی اصطلاح سورۂ حدید کی اس آیت میں بھی استعمال ہوئی ہے۔

ومالکم لا تومنون باللہ والرسول یدعوکم لتومنوا بربکم وقد اخذ میثاقکم ان کنتم مومنین ۰ (۸)

تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہیں لاتے حالانکہ رسول تمہیں اپنے رب پر ایمان لانے کی دعوت دے رہا ہے۔ اور وہ تم سے عہد لے چکا ہے۔ اگر تم واقعی ماننے والے ہو۔

سورہ نحل میں مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جا رہا ہے۔ کہ وہ عہد و میثاق کی پابندی کریں۔ چنانچہ فرمایا۔

واوفوا بعھد اللہ اذا عاھدتم ولا تنقضوا

لایمان بعد توکیدھا وقد جعلتم اللہ علیکم یلا ان اللہ یعلم ما تفعلون۔

اور جب تم آپس میں قول و قرار کرو تو (سمجھ لو یہ اللہ کے نزدیک ایک عہد ہو گیا تو) چاہیے اللہ کا عہد پورا کرو۔ اور ایسا نہ کرو کہ قسمیں پکی کر کے انھیں توڑ دو۔ حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن ٹھہرا چکے ہو۔ (یعنی اس کے نام کی قسم کھا کر اسے شاہد قرار دے چکے ہو) یقین کرو تم جو کچھ کرتے ہو اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ اس کا علم ہر بات کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

یہاں علی الترتیب تین قسم کے معاہدوں کو ان کی اہمیت کے لحاظ سے الگ الگ بیان کر کے ان کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک وہ عہد جو انسان نے خدا کے ساتھ کیا ہے۔ اور یہ اہمیت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ دوسرا وہ عہد جو ایک انسان یا گروہ نے دوسرے انسان یا گروہ سے کیا ہو۔ اور اس پر اللہ کی قسم کھائی ہو۔ یا کسی نہ کسی طور پر اللہ کا نام لے کر اپنے قول کی پختگی کا یقین دلایا ہو۔ یہ دوسرے درجہ کی اہمیت رکھتا ہے۔ تیسرا وہ عہد و پیمان جو اللہ کا نام لئے بغیر کیا گیا ہو۔ اس کی اہمیت اوپر کی دونوں قسموں کے بعد ہے۔ لیکن پابندی ان سب کی ضروری ہے۔ اور خلاف ورزی ان میں سے کسی کی بھی روا نہیں ہے۔

عہد کے سلسلہ میں قرآن پاک نے مسلمانوں کی ایک بیعت کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ سورہ فتح میں ارشاد ہے۔

ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم فمن نکث فانما ینکث علیٰ نفسہ ومن اوفیٰ بما عٰھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما۔

اے نبی! جو لوگ تم سے بیعت کر رہے تھے در اصل اللہ سے بیعت کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ تھا۔ اب جو اس عہد کو توڑے گا اس کی عہد شکنی کا وبال اس کی اپنی ہی ذات پر ہوگا اور جو اس عہد کو وفا کرے گا جو اس نے اللہ سے کیا ہے۔ اللہ عنقریب اس کو بڑا اجر عطا فرمائے گا۔

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں۔ یہاں اشارہ ہے اس بیعت کی طرف جو مکہ معظمہ میں حضرت عثمانؓ کے شہید ہو جانے کی خبر سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے حدیبیہ کے موقع پر لی تھی۔ بعض روایات کی رو سے یہ بیعت علی الموت تھی۔ اور بعض روایات کے مطابق بیعت اس بات پر لی گئی تھی کہ ہم میدان جنگ سے پیٹھ نہ پھیریں گے۔ پہلی بات سلمہ بن اکوعؓ سے مروی ہے۔ اور دوسری حضرت ابن عمرؓ جابر بن عبداللہ اور معقل بن یسار سے۔ حاصل دونوں کا ایک ہی ہے۔ صحابہ نے رسول پاک کے ہاتھ پر بیعت اس بات کی کی تھی کہ حضرت عثمان کی شہادت کا معاملہ اگر صحیح ثابت ہوا تو وہ سب یہیں اور اسی وقت قریش سے نمٹ لیں گے۔ خواہ نتیجہ میں وہ سب شہید کیوں نہ ہو جائیں۔ اس موقع پر چونکہ یہ امر ابھی یقینی نہیں تھا کہ حضرت عثمان شہید ہو چکے ہیں۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے خود اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر بیعت فرمائی۔ اور اس طرح ان کو یہ شرف عظیم حاصل ہوا کہ آپ نے اپنے دست مبارک کو ان کے ہاتھ کا قائم مقام بنا کر انھیں اس بیعت میں شریک فرمایا۔ حضورؐ کا ان کی طرف سے خود بیعت کرنا لازماً یہ معنی رکھتا ہے کہ حضور کو ان پر پوری طرح یہ اعتماد تھا کہ اگر وہ موجود ہوتے تو یقیناً بیعت کرتے۔

(تفہیم القرآن ج ۵ ۴۹)

مفسرین نے لکھا ہے کہ سورۂ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیت میں مسلمانوں کی بیعت عقبہ اور بیعت رضوان کی بات یاد دلائی جا رہی ہے۔ ارشاد ہے

واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا اللہ ان اللہ علیم بذات الصدور (۷)۔

اور (دیکھو) اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے اس کی یاد سے غافل نہ ہو۔ اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو۔ جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھہرا چکا ہے۔ جب تم نے (دعوت ایمان قبول کرتے ہوئے) کہا تھا۔ (خدایا!) ہم نے تیرا فرمان سنا۔ اور ہم نے اسے قبول کر لیا۔ (تو خدا سے تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو ہر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ (تمہارے) سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اسے پوری طرح جانتا ہے۔

قرآن نے جنگ احزاب کے سلسلہ میں بھی لفظ عہد کا ذکر کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی جاں نثاری کو سراہا ہے۔ چنانچہ سورہ احزاب میں ہے۔

من المؤمنین رجال صدقوا ما عاھدوا اللہ علیہ فمنھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔

ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے ہوئے عہد کو سچا کر دکھایا ہے۔ ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کر چکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے۔ انہوں نے اپنے رویئے کوئی تبدیلی نہیں کی۔

مسلمانوں نے اپنا عہد پورا کیا۔ میدان کارزار میں ثابت قدم رہے۔ کچھ لوگوں نے شہادت پائی اور کچھ لوگ اس کے انتظار میں زندہ رہے اور راہ خدا میں جان نثاری کا جو وعدہ کیا تھا اسے برقرار رکھا۔

انس بن نضر جنگ بدر میں شرکت نہ کر سکے تھے۔ یہ بات خود انھیں ناگوار گذری۔ اور کہا اللہ کے رسول نے سب سے پہلے جس معرکہ میں شرکت فرمائی اس سے میں محروم رہ گیا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی معرکہ میں شرکت کا موقع عطا کیا تو اللہ تعالیٰ دکھا دے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ اس کے بعد غزوہ احد پیش آیا۔ اس میں شریک ہو کر لڑے اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم پر اسی سے زیادہ زخم تھے۔ یہ آیت اسی موقع پر

نازل ہوئی تھی۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ مشرکین نے ان کا مثلہ کیا تھا۔ بعض مفسرین نے اس آیت کا مصداق حضرت حمزہؓ کو ٹھہرایا تھا۔

یہاں تک عہد و میثاقِ قرآنی کے اس تصور کا بیان تھا جو بندوں کو خالق سے جوڑتا ہے۔ اس سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ بندوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے۔ چنانچہ سورۂ اسراء میں یتیم کے مال کی حفاظت کے سلسلہ میں عہد کا لفظ آیا ہے۔ ارشاد ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا بالعھد ان العھد کان مسئولا۔

اور یتیموں کے مال کے قریب بھی نہ جانا (یعنی اسے خرچ کرنے کا ارادہ بھی نہ کرنا) مگر ایسے طریقہ پر جو بہتر ہو یہاں تک کہ یتیم جوان ہو جائیں۔ (اگر تم انکی امانت ان کے حوالے کر دو) اور (دیکھو) اپنا عہد پورا کیا کرو۔ عہد کے بارے میں تم سے باز پرس کی جائے گی۔

یہ بات قدرے تفصیل کے ساتھ سورۂ انعام میں بھی آئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن حتی یبلغ اشدہ واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا نکلف نفسا الا وسعھا واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی وبعھد اللہ اوفوا ذلکم وصکم بہ لعلکم تذکرون۔

اور (اسی طرح) یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو۔ (یعنی اس میں تصرف کرنے کا ارادہ بھی کرو) الا یہ کہ اچھے طریقہ پر ہو۔ (یعنی ان کے فائدے اور نگہداشت کے لئے نگہبانی کرنی چاہیئے) یہ بھی اس وقت تک کہ یتیم اپنی عمر کو پہنچ جائیں۔ اور انصاف و دیانت کے ساتھ ناپ تول پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے۔ (پس جہاں تک تمہارے بس میں ہے انصاف و دیانت کی کوشش کرو) اور جب کبھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو۔ اگر معاملہ اپنے قرابت دار ہی کا کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ہے۔ اسے پورا کرو۔ یہ باتیں ہیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ہے۔ تاکہ نصیحت پکڑو۔

سورہ نساء میں ازدواجی حقوق کی پاسداری کیلئے بھی میثاق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

وکیف تاخذونہ وقد افضی بعضکم الی بعض واخذن منکم میثاقا غلیظا۔

اور پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسے (مہر) واپس لو۔ حالانکہ تم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ شوہر اور بیوی کا ملاپ کر چکے ہو۔ اور تمہاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے حقوق کے لئے) پکا قول و قرار کر چکی ہیں۔

عہد و میثاق حقوق اللہ سے متعلق ہوں کہ حقوق العباد سے۔ دونوں صورتوں میں ایفاء عہد کی تاکید کی گئی ہے۔ اور ایسے لوگوں کو آل عمران میں متقی کہا گیا ہے۔

بلی من اوفی بعھدہ واتقی فان اللہ یحب المتقین۔

ہاں (ان سے مواخذہ ہوا اور ضرور ہو کیونکہ قاعدہ تو یہ ہے کہ) جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ہے۔ اور (لین دین میں) پرہیزگار ہوتا ہے (خواہ کسی مذہب اور گروہ کے ساتھ ہو) تو خدا کی پسندیدگی انہی لوگوں کے لئے ہے جو پرہیزگار ہوتے ہیں۔

عہد و میثاق کا پاس رکھنے والوں کو قرآن پاک نے عقلمند کہا ہے۔ چنانچہ سورہ رعد میں ہے۔

افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمی انما یتذکر اولوا الالباب۔ الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق

(اے پیغمبر!) کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ د[...] آدمی برابر ہو جائیں؟ وہ جو یہ بات جا[...] ہے کہ جو بات تجھ پر تیرے پروردگار کی [...] سے اتری ہے حق ہے۔ اور وہ جو (اس حقی[...] کے مشاہدہ سے) اندھا ہے؟ حقیقت [...] کہ وہی لوگ سمجھتے بوجھتے ہیں۔ جو دانشمند ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ [...] عہد (عبودیت) پورا کرتے ہیں۔ اپنا قو[...] قرار توڑنے والے نہیں۔

سورۂ مومنون میں عہد کو اہل ایمان کی ایک علامت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

والذین ھم لامنتھم وعھدھ[...] راعون

نیز جن کا حال یہ ہے کہ اپنی امانتوں اور عہد و[...] کا پاس رکھتے ہیں۔

یہ تو اہل ایمان کا ذکر تھا۔ قرآن نے اس ضمن میں اہل نفاق کا بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ منافقین نے غزوۂ احزاب سے پہلے اللہ کے نام پر قول [...] قرار کیا تھا کہ میدان جنگ میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے۔ مگر وہ اپنا یہ وعدہ نباہ نہ سکے۔ میدان جنگ سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور دشمن کے ساتھ ٹک نہ سکے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ولقد کانوا عاھدوا اللہ من قبل لا یولون الادبار وکان عھد اللہ مسئولا۔

ان لوگوں نے اس سے پہلے اللہ سے عہد کیا تھا کہ پیٹھ نہ پھیریں گے۔ اور اللہ سے کئے ہوئے عہد کی باز پرس تو ہونی ہی تھی۔

منافقین ہی کے سلسلہ میں سورۂ توبہ میں ارشاد ہے۔

ومنھم من عھد اللہ لئن آتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین

ابو سعید السلفی

مولانا مسعود عالم ندوی: ایک خاکہ

مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم ۱۹۵۴ء ہندوستانی علماء میں اپنا ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ تاریخ ہند و تراجم علماء ہند پر ان کی گہری نظر تھی۔ انھیں اللہ تعالیٰ نے بڑی بصیرت عطا کی تھی۔ ہندوستانیت کے بجائے نجدیت ان کا طرۂ امتیاز تھی۔ وہ کسی بھی مسئلہ میں حقیقت تک پہونچنے کی کوشش کرتے تھے۔ اور حق بات کہنے کی جرأت رکھتے تھے۔ حق کے سلسلے میں کسی لاگ لپیٹ کے قائل نہ تھے۔

ان کی شخصیت کی تعمیر میں ان کے گھر کی سلفیت علامہ [illegible] و علامہ سید سلیمان ندوی کی علمیت و ادبیت اور پھر شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب نجدی کی تحریک و دعوت کے مطالعے نے اہم رول ادا کیا تھا۔

ماحول کے تغیر اور احباب کی رنگا رنگی نے ان کے خاص رنگ پر کبھی کوئی اثر نہ کیا۔ وہ سید سلیمان ندوی کے ایک زمانے تک نیاز مند رہے اور ایک طرح سے استاد شاگرد کا رشتہ استاد سے شاگرد کو بےحد عقیدت رہی۔ لیکن جب سید سلیمان ندوی نے آستانۂ تھانوی پر جاکر بیعت کرلیا اور پھر [illegible] کے مسلک تصوف میں منسلک ہو جانے [illegible] ندوی علماء کا حلقہ بعید [illegible] وابستہ [illegible] ہوگئے۔ تو یہ اہل علم کیلئے تکلیف [illegible] مولانا مسعود عالم ندوی مرحوم نے [illegible] عقیدت و احترام میں کمی نہ کی۔ وہ اپنی پرانی روش پر قائم رہے۔ مگر آپ کے صوفیانہ اشغال سے متفق نہ ہوسکے۔ اور اس مسئلہ پر استاد شاگرد [illegible] ہوتے اور شاگرد کی بے امیر

کتاب و سنت کی دعوت کے سامنے سید صاحب کو خاموشی اختیار کرنی پڑتی۔

ایک دور میں ان کا تعلق جماعت اسلامی سے بھی ہوگیا۔ اور اسکے بہت سرگرم رکن رہے اسکی دعوت عام کرنے کیلئے دار العروبہ قائم کیا۔ عالم عرب کا دورہ کیا۔ لیکن سنا ہے زندگی کے آخری ایام میں انھیں جماعت اسلامی میں آجانے کا افسوس بھی رہا۔ جس کا اظہار خاص موقعوں پر کرتے تھے۔ اور عاصم الحداد کے ایک مضمون کے مطابق مولانا مرحوم کے آخری ایام سے متعلق تھا وہ عامل "رفع الیدین" بھی ہوگئے تھے۔ اور حدیث کے سلسلے میں مولانا اسماعیل گجرانوالہ سے رجوع کیا کرتے تھے۔

وقت کے دینی و علمی جتنے مسائل ابھرے۔ اور سیاسی اور دعوتی تحریکیں اٹھیں ان تمام میں انھوں نے اسی کا ساتھ دیا جسے حق جانا۔ اور اپنی ضمیر کی آواز پر لبیک کہا۔ مکر و جعلسازی کا ان کے یہاں کوئی گذر نہیں تھا۔

ان کی زبان میں ادبی چاشنی ہوتی۔ اور اغلاق و مبالغہ سے پاک ہوتی تھی۔ وہ جو کچھ لکھتے تھے وہ تحقیق کے اعلیٰ معیار پر پرکھ کر لکھتے تھے۔ ان کے بعض ہم درس کا اسلوب طوفان مچاتا ہوا چلتا تھا۔ اور ہر تحریر میں "انا" کا نعرہ تصوف تفلسف اور انکساری کے جواب میں لگاتا چلتا ہے لیکن ان کے یہاں یہ ساری باتیں نہ تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ [illegible] حلقہ میں ان کی ہر تحریر کا گرمجوشی سے استقبال کیا جاتا تھا۔ اور موافق و مخالف سبھی دلچسپی سے انھیں پڑھتے تھے۔

شہرت و ناموری کیلئے انہوں نے کبھی اوچھے ہتھیار استعمال نہیں کئے۔ انھیں عالم عرب میں اس وقت شہرت مل گئی تھی جب یہاں کے بڑے بڑے علماء علماء عالم عرب ناواقف تھا۔ امیر شکیب ارسلان اور محب الدین الخطیب جیسے ادباء عرب نے ان کے ادبی کمال کا اعتراف کیا۔ اور جی کھول کر انھیں داد دی۔

امین ریحانی مشہور لبنانی ادیب نے مولانا مسعود عالم ندوی کی فصاحت زبان اور تحریر کی پختگی کی مثال دے کر عرب ادباء کو جن کے اصل عربی اسلوب پر عجمیت کا اثر گہرا ہو چلا تھا۔ غیرت دلائی تھی۔

طٰہٰ حسین، احمد امین جن کے اسلوب کی لوگ تتبع کرتے ہیں۔ مرحوم کی نظر میں ان پر فرانسیسی اور انگریزی اسلوب کی چھاپ ہے۔ اور انکی زبان میں قواعد کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ ان کے خیال میں مصطفیٰ صادق رافعی امیر شکیب ارسلان اور خطیب وغیرہم کی عربی قابل تتبع ہے۔ خود انھوں نے حاضر العالم الاسلامی کا تتبع کرنے کی کوشش کی اور کامیاب بھی رہے۔

مولانا کے اندر دعوتی جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ انھوں نے صحافتی زندگی بھی گذاری ہے۔ پٹنہ خدا بخش لائبریری میں چند سال کیٹلاگر رہے لیکن ہمیشہ ملت اسلامیہ کے تحفظ اور بقاء کے لئے سرگرم رہے۔ بہار میں مولانا ابوالمحاسن سجاد صاحب کے ساتھ کام کرتے رہے۔ پھر ان کے انتقال کے بعد جماعت اسلامی میں آگئے۔

قیام بہار کے زمانہ میں کمیونسٹوں سے پالا پڑا۔

تو "کمیونزم اور اسلام" نامی کتاب مرتب کیا۔ پٹنہ ہی کے زمانہ قیام میں "محمد بن عبدالوہاب نجدی ایک مظلوم اور بدنام مصلح" لکھی جس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی مقبولیت عطا کی۔ ان کی یہ کتاب شیخ کی سوانح عمریوں میں سب سے بہتر تسلیم کی گئی۔ اس کا عربی ترجمہ جامعہ سلفیہ کے فارغ التحصیل مولینا عبدالعلیم بستوی نے کیا ہے۔ اور انگریزی ترجمہ اسی سال جامعہ سلفیہ سے چھپا ہے۔ اس کتاب کے عربی ترجمہ نے مولانا کو عرب میں پھر سے متعارف کرا دیا ہے۔ چنانچہ ان کی یاد میں جدہ کی نئی آبادی میں ایک روڈ کا نام ہی شارع مسعود الندوی رکھدیا گیا ہے۔ سعودی عرب میں یہ چیز بڑی نادر الوقوع ہے شاہی خاندان کے سوا کم ہی کسی کے نام ایسی یادگاریں قائم ہوتی ہیں۔

ہمارے دور میں جامعہ سلفیہ میں مسعود عالم ندوی باذوق طلبہ کی بڑی پسندیدہ شخصیت تھے ان کی سلفیت ان کا تحقیقی اور جرأت مندانہ انداز انھیں بے حد بھاتا تھا۔ ان کی تحریروں کے وہ ایسا گرویدہ تھے کہ ان کی تحریروں کو ڈھونڈھ کر نکالتے اور شوق سے ان کا مطالعہ ہوتا۔

ان کی کتابیں "تاریخ الدعوۃ الاسلامیہ فی الہند" "نظرۃ اجمالیہ فی تاریخ الھند" "شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی" "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" کو خوب پڑھا گیا۔ اول الذکر تو بار بار اور بڑے لطف سے پڑھی گئی۔ اور ہمارے بعض احباب تو اس کی مداومت کرتے تھے۔ کتاب کی جامعیت، زور بیان، فصاحت زبان سے ہم لوگ کافی متاثر تھے۔ یہ کتاب امیر البیان شکیب ارسلان (۱۹۴۸) کے اسلوب کی مکمل آئینہ دار ہے۔

اور مولانا عبیداللہ سندھی کی کتاب "شاہ ولی اللہ کی سیاسی تحریک" پر ان کا نقد تو ہلڈگوں کی چیز ہی تھی۔ اس نقد کو معارف (۱۹۴۳) کی فائل سے نکال کر پڑھا گیا۔ پھر معارف میں ان کے شائع شدہ مضامین خاص کر شکیب ارسلان کی کتاب "السید رشید رضا او اخاء اربعین سنۃ" پر تبصرہ بھی کافی دلچسپی سے پڑھا گیا۔

لغات جدیدہ کی جدید تدوین اور اس پر ان کا بصیرت افروز مقدمہ بھی ہمارے لئے کافی مفید رہا۔ دیار عرب میں چند ماہ بڑی مشکل سے ڈھونڈھ کر نکالا گیا۔ اور ان کی تحریروں کے پڑھنے کا جو شوق تھا پورا کیا گیا۔ ان کے نام سید صاحب کے مکتوبات کو بھی حاصل کیا گیا۔ اور ذوق عقیدت کو تسکین پہنچایا گیا۔ ان کی کتاب "اسلام اور سوشلزم" کا بھی مطالعہ کیا گیا۔

اور ان کی زندگی کا اہم کارنامہ "الضیاء" کی اشاعت کا سلسلہ نسب بھی تو مکمل طور پر سلفی خانوادۂ فکر سے ملتا تھا۔ سید صاحب ہلالی صاحب اور مولانا مسعود عالم ندوی تینوں سلفی ہی تو تھے۔ پھر اس سے شیفتگی کا سوال ہی کیا جس قدر اس کے شمارے مل سکے اسے پڑھا ہی نہیں چاٹ لیا گیا۔

ترجمان القرآن میں عربی کتابوں پر ان کے تبصرے بھی مطالعے میں آئے۔ معارف سلیمان نمبر میں مولانا مرحوم کا مضمون بڑا دلکش اور استاد شاگرد کے باہم تعلقات کا مکمل آئینہ دار ہے۔ یہ مضمون کسی طرح کی صناعی اور تکلف سے قطعاً پاک ہے۔ اسے کئی بار پڑھا گیا۔ ان کتابوں اور مضامین کے علاوہ تلاش وجستجو سے کہیں بھی ان کی چند سطری تحریر بھی ملی تو اسے شوق سے پڑھا گیا۔ "تعمیر حیات" میں علی میاں کے کسی خط پر ان کا تبصرہ آیا تھا۔ وہ بھی مزے لے لے کر پڑھا گیا۔ علی میاں نے مشرق اوسط کے دورے میں مصری ادیبوں طٰہٰ حسین احمد امین وغیرہ سے اپنی ملاقات کی اطلاع دی تھی۔ انھیں ادیبوں پر مولانا نے اپنی دینی غیرت اسلامی حمیت کے ناطے ان کے خدا لگتی کا ذکر کرنے کے بعد یہ لکھا تھا۔ کہ میں تو ایسے دین بیزاروں سے قطعاً نہ ملتا۔

"ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" میں مولانا نے اہل حدیثوں سے اپنی بیزاری[*] کا

اظہار کیا ہے۔ اور انھیں فروعات کا اسیر سمجھ رکھا ہے اور مولانا تھانوی پر کافی طنز کر رکھا ہے۔ محمد بن عبدالوہاب میں نواب صاحب کے موقف کو واضح نہیں کر سکے ہیں۔ بلکہ ان کا موقف نجدی تحریک کے متعلق غلط ہی بتایا ہے۔ ان ساری چیزوں کے کو لے کر بعض لوگ اتنا اچھالتے ہیں کہ اہل حدیث حضرات کے ناکارہ ہونے کا اسے سند سمجھتے ہیں۔

میں سمجھتا ہوں مولانا کے دور کے مناظرانہ ماحول نے انھیں حقیقت سمجھنے سے باز رکھا۔ وہ جذبات میں آکر بھی حقیقت سے ہٹ جاتے تھے۔ نیز ان کی خبر رسی اور جزئی تحقیق انھیں اتنا موقع نہیں دیتی تھی کہ ہندوستان کے دینی ماحول میں اور بدعت بڑھے ہوئے جمود و تعصب میں ایک [illegible] اور غیر مانوس آواز کی بحالی و [illegible] اور اسکے اثرات کا اندازہ لگا سکیں۔ تاریخ کے [illegible] شکست و ریخت کے اسباب اسکے [illegible] کا حال [illegible] [illegible] سکا انھیں بس [illegible] اور [illegible] کی [illegible] جس کو سلامت نما رقہ کے طور پر [illegible] حدیث [illegible] [illegible] ہیں۔ ایک ایک فرد اہل حدیث سے [illegible] [illegible] کے باوجود وہ کچھ کیا ہے کہ بعض افراد کی [illegible] کوشش ایک طرف اور پوری [illegible] والی تحریک کی [illegible] ایک طرف۔ مثال کے طور پر میاں صاحب کے ایک [illegible] مولانا [illegible] ہیں۔ انھوں نے [illegible] [illegible] میں اکیلے اتنا کام کیا ہے کہ [illegible] کی جماعتی کوشش اتنا نہیں کر سکتی ہے لیکن آپ کو علاقوں کے چند عمر رسیدہ بزرگوں کے سوا کوئی ان کا نام بھی نہیں بتا سکتا۔ یہ ہے ایک آمین و رفع یدین والی جماعت کے ایک فرد کا کام ہے۔ ایسے ہی بیشمار [illegible] ناپید اکنار [illegible] کی وادیوں سے دور گمنام دیہاتوں میں پہاڑی علاقوں [illegible] پھیلے [illegible] دین کا کام کرتے رہے۔ اور [illegible] اسلام [illegible] اور وہ اسی راہ میں [illegible] [illegible] کو بھی نہیں [illegible] اس [illegible] [illegible] بنا [illegible] سلفیت کا درس ان کے سوا اور [illegible] ہے ـــــــــــ

---

[*] مجلہ اہل حدیث میں اشتہار دے کر ناندہ اٹھایا ہے۔

صرف اکیلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا غزوہ ۔ ۰ اجزا زمین کے قریب ہے۔ اور اگر فتوحات کا اندازہ لگایا جائے تو بھی اتنے کم عرصہ میں اتنی فتوحات دنیا کے کسی حکمراں کے عہد میں نہیں ہوئیں۔ فتوحات کا جو وسط بنتا ہے تو زمان و مکان کی مناسبت سے نمبر میں پہلے نمبر پر ہے۔ بے شک دنیا کے سپہ سالار اور بادشاہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق خاص اور یار غار کی ایک شان ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بخدا جو کچھ حضرت صدیق کر گئے ہم اس کی گرد تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

(الحق)

اس عقیدہ توحید کے ساتھ انسانی رہنمائی اور ہدایت کے لئے ملت کو قائم کرنے کے لئے رسالت پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ یعنی یہ بھی تسلیم کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ جو خالق کائنات ہے، نے اپنی مخلوق کے لئے پیغامبر بھیجے۔ اور اس سلسلہ رسالت کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اور آپ کی زندگی کا نمونہ عمل ہمیشہ ہمیش کے لئے انسانیت کے لئے روشنی کے وہ مینار ہیں جن سے بنی نوع انسان سفر حیات میں رہنمائی حاصل کر سکتے ہیں۔

(صحیفہ اہل حدیث)

تدریت کے عجیب زالے ہیں۔ بعثت نبوی سے تقریباً ڈیڑھ صدی پہلے یمن کا ایک گمنام باشندہ اپنے ایک مفقود الخبر کی تلاش میں اپنے دو بھائیوں کے ساتھ مکہ پہونچتا ہے۔ گمشدہ بھائی وہاں نہیں ملتا تو اس کے دو بھائی مایوس ہو کر وطن کو لوٹ جاتے ہیں لیکن اس شخص کے پاؤں سرزمین مکہ پکڑ لیتی ہے۔ اور وہ وہیں مستقل اقامت اختیار کر لیتا ہے۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ اس کو وہ بلند مرتبہ عطا کرتا ہے کہ اس کا نام صفحۂ تاریخ پر نقش جاوداں بن کر ثبت ہو جاتا ہے۔ یہ گمنام اور غریب الدیار شخص جنہوں نے راہِ حق میں اپنی جان نثاری کی بدولت شہرت عام اور بقائے دوام کا تاج پہنا۔ حضرت یاسر بن عامر تھے۔

(فاران کراچی)

قرآن مجید کی آیات اور احادیث نبویہ کی روشنی میں اس یقینی محکم اور قطعی فیصلہ پر پہونچا ہوں کہ اس امت کی اصلاح اس سرزمین میں بسنے والی انسانیت کی مسرت اور ہمارے تمام کاموں کی برکت و پاکیزگی اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے، جب ہم اللہ کی ہدایت اور اس کے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی طرف رجوع کریں۔ ایک مسلمان کے لئے اس کے علاوہ کوئی دوسرا راستہ نہیں، جس سے دنیا میں اسے اطمینان قلب اور آخرت میں ابدی راحت نصیب ہو۔

(الہدیٰ دربھنگہ)

بلاریب پوری انسانیت کی صلاح و فلاح علوم نبوت کی نشر و اشاعت اور ان کے ملک و ملت کی تعمیر و اصلاح پر موقوف ہے۔ علوم نبوت کی نشر و اشاعت صرف انہی ظروف و احوال میں موثر و مفید بن سکتی ہے جن ظروف و احوال سے مراد اخلاق نبوت ہے، اخلاص وللہیت، زہد و قناعت، توکل و اعتماد علی اللہ، صبر و استقامت، ایثار و خبر بانی، سادگی و جفاکشی، اتحاد و یک جہتی۔

(الرشید ساہیوال)

ہو جو توحید و رسالت پہ تمہیں کامل یقین
غم کے طوفانوں میں اگر تم مسکرا سکتے ہو تم
تم اگر دہرا دو اپنے بھولے بسرے زمزمے
موت کے سازوں سے آوازیں ملا سکتے ہو تم
ڈھونڈ لو اپنا اگر کھویا ہوا خلق عظیم
آسماں جاہوں کو قدموں پر جھکا سکتے ہو تم

(تنظیم اہل حدیث لاہور)

اللہ کے نزدیک شرک سب سے بڑا گناہ ہے قرآن پاک میں صاف صاف یہ اعلان موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا جو گناہ چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے سوائے شرک کے۔ شرک ایک ایسا جرم ہے جو معاف نہیں ہوتا۔ البتہ اگر کوئی بندہ مرنے سے پہلے اپنی غلطی محسوس کرے اور شرک سے توبہ کر لے، تو وہ دوسری بات ہے۔

(الحسنات رامپور)

بے حیائی و بے ادبی کے جلوں اور باتوں سے بچنے والا آدمی ایماندار رہتا ہے۔ اور ایسا انسان ہمیشہ ہر دل عزیز ہوتا ہے اور خوش نصیب رہتا ہے۔ ہاں بعض لوگ نیکی کے کام کرنے سے بھی شرمانے لگ جاتے ہیں۔ اس کو شرم و حیا نہیں کہتے، بلکہ یہ دراصل بے حیائی ہوتی ہے۔ کیونکہ شرم تو اس بات کی ہوتی ہے کہ دنیا اور خدا کیا کہے گا۔ اگر یہ بھلائی کے کام ہیں تو یہ شرم کی بات کیسی۔

بقیہ بد گمانی

۲ ۔ فرمایا جس کو غصہ آئے وہ اگر کھڑا ہے بیٹھ جائے اور ساگر اس سے کم نہ ہو تو لیٹ جائے۔

۳ ۔ فرمایا کہ مجھے ایسی بات معلوم ہے کہ اگر کوئی اسکو کہہ لے تو غصہ جاتا رہے، اور وہ یہ ہے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

پرنٹر پبلشر و ایڈیٹر حکیم اجمل خاں، مطبوعہ: اعلیٰ پریس بلیماران دہلی۔ مقام اشاعت: بھکراوہ (براہ پونا ہانہ) فرید آباد ۴۰۔ ۱۲۱ (ہریانہ) ملکیت: مجلہ اہل حدیث ٹرسٹ

مولانا عبدالحمید رحمانی کو صدمہ

مولانا عبدالحمید رحمانی صاحب ناظم معہد التعلیم الاسلامی جامعہ نگر نئی دہلی کی ۱۸ سالہ بچی آنسہ حمیدہ تحسیم جو ان کی اولاد میں سب سے بڑی اور بہت ہی ہونہار سمجھدار بچی تھی۔ تک بھگ ۸ ماہ مرض سرسام میں مبتلا رہنے کے بعد بروز جمعرات ۷ رجون ۱۹۸۴ء بوقت ۱۲ بجے رن پنت ہسپتال نئی دہلی میں اللہ کو پیاری ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا رحمانی حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس بچی سے بیحد پیار تھا۔ اس نے دہلی سے پرائیوٹ امتحان پاس کر کے علی گڑھ یونیورسٹی میں جاکر داخلہ لیا۔ وہاں وہ بیمار ہوکر سرسام میں مبتلا ہوئی۔ اس وقت مولانا باہر تھے۔ جیسے ہی وہ دہلی پہونچے تو فوراً علی گڑھ گئے۔ وہاں سے بچی کو لاکر ہولی فیملی ہسپتال میں داخل کیا۔ درمیان میں افاقہ بھی ہوتا رہا۔ مگر مکمل آرام نہیں آیا۔ جس پر مولانا نے متعدد ہسپتال اور ڈاکٹروں سے رجوع کیا۔ مگر ہر بار ناکامی ہوئی۔ اور بالآخر پنت ہسپتال میں جہاں بچی کے دماغ کا آپریشن بھی ہوا۔ ڈاکٹروں کی ٹیم اسے نہ بچا سکی۔

بچی ماشاء اللہ بے حد ذہین تھی۔ مولانا کی اولاد میں سب سے بڑی تھی۔ اس لئے گھر کا بھی پورا خیال رکھتی تھی۔ بہت ہی موحد تھی۔ اللہ تعالیٰ اس بچی کو غریق رحمت کرے۔ اور مولانا صاحب اور اس کے دیگر لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ مولانا کو اس بچی کی جدائی کا بے حد صدمہ ہے۔ وہ اس کو یاد کر کے جذباتی ہوجاتے ہیں۔ بچی کی طویل علالت کی وجہ سے ان کی جماعتی، علمی اور سوشل سرگرمیاں بھی نہیں ہو پارہی تھیں۔ بچی کا الگ سے انہیں صدمہ تھا۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ (مدیر)

ضروری وضاحت

حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی مبارکپوری شیخ الحدیث صاحب مدظلہ العالی کے دفتر سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جنوبی ہند کے بعض احباب کی زبانی اور اس طرف سے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ بعض بیرون چندہ کرنے والے خود کو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ العالی کا سفیر ظاہر کر کے چندہ کر رہے ہیں۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ حضرت کو مدرسہ انوار العلوم المؤ کا سرپرست یا صدر بتایا گیا ہے۔

واضح رہے کہ مئو اور مبارک پور میں جماعت کے بڑے مدرسے موجود ہیں۔ ان میں عربی کے ابتدائی درجات کی تعلیم ہوتی ہے۔ مگر حضرت شیخ الحدیث صاحب ان میں سے کسی بھی مدرسے کے عہدیدار یا سرپرست وصدر نہیں ہیں۔ اس لئے حضرت کا اسم گرامی استعمال کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں۔ اس لئے احباب جماعت کے لئے اس کی اطلاع دینا ضروری سمجھا گیا ہے۔

جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال کی خدمات وضروریات

جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال کا واحد ادارہ ہے۔ جہاں پرائمری درجات شعبۂ حفظ، مولوی وعالم کے علاوہ صحیحین کا درس ہوتا ہے۔ اور طلبہ اعلیٰ تعلیم سے فراغت حاصل کرتے ہیں۔ یہ ادارہ ۱۹۱۴ء سے قائم ہے اور ملک وملت کی خدمات میں ہمہ تن مصروف ہے۔ فی الحال اس میں تقریباً پانچ سو طلبہ تعلیم پاتے ہیں۔ جن میں سے پونے دو سو طلبہ کے قیام وطعام کتب دروشنی، دوا وعلاج کا کفیل ادارہ ہے۔ ۲۲ لائق اساتذہ اور دس اشخاص ان کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ ان کے نصاب تعلیم کا مبادلہ مدینہ یونیورسٹی اور کویت وریاض سے ہو چکا ہے مدینہ یونیورسٹی میں ہمارے طلبہ کا داخلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ کوہستانی علاقوں میں متعدد مکاتب کھولے جا چکے ہیں۔ جن کے اساتذہ کی تنخواہوں کی بڑی تعداد ادارہ ہذا کے ذمہ ہے۔ نیپالی مسلمانوں کی اصلاح و ہدایت کے لئے دو کتابیں عقائد واحکام کے موضوع پر نیپالی زبان میں شائع کرا کے مفت تقسیم ہو رہی ہیں اس طرح اساتذہ کے مشاہرہ وخوراک، طلبہ کے خورد ونوش، دوا وعلاج، کتب وروشنی وتبلیغی خدمات پر تقریباً چھ لاکھ روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے۔ تعمیر کے میدان میں بھی قابل قدر کام ہوا ہے۔ لیکن ابھی ہم طلبہ واساتذہ کے لئے اقامتی کمرے کی کمی ہے۔ اسی طرح ایک لائبریری، لکچر ہال، مدرسۃ البنات کی تعمیر کی اشد ضرورت ہے۔ اس طرح صرف تعمیر پر ۳ لاکھ روپیہ کی شدید ضرورت ہے۔ تعلیم کا چھ لاکھ صرف مزید براں ہے۔ اس ادارہ کی اہمیت اور خدمات و ضروریات سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبیداللہ صاحب رحمانی، حضرت مولانا ابوالحسن علی میاں صاحب ندوی ودیگر علماء کرام واقف ہیں۔

ماہ مبارک کی مناسبت سے ہم تمام ہمدردان اسلام سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس نیپالی ادارہ کے ساتھ فراخدلانہ تعاون فرمائیں۔ واجرکم علی اللہ

ناچیز دعاگو خادم:- عبدالرؤف رحمانی
ناظم مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر (نیپال)
کیراف پوسٹ بڑھنی ضلع بستی (یوپی)

دارالعلوم یوسفیہ میں دینی اجتماع

دارالعلوم یوسفیہ مٹس باغ ناگپور کا سالانہ اجتماع

۲۳ مئی ۱۹۸۳ء بروز جمعہ زیر صدارت حضرت مولانا جناب عبدالرشید صاحب علیگ مدیر دارالعلوم یوسفیہ ناگپور منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ بعدہٗ طلباء کا تقریری پروگرام شروع ہوا۔ عوام نے بچوں کی تقاریر سے متاثر ہوکر انعامات سے نوازا۔ اجلاس میں شاعر اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب کماروی اور حضرت العلام جناب مولانا عبدالکریم صاحب پاریکھ صدر مجلس دار القرآن ناگپور شریک تھے۔ جناب مولانا انعام اللہ صاحب فاروقی صدر مدرس مدرسہ نے سب کا شکریہ ادا کیا

ایک اہم اپیل

مدرسہ دارالعلوم محمدیہ امرڈوبھا، بکھرا، بستی دینی تعلیمی ادارہ ہے۔ جو ۲۸ سال سے برابر علم دین کی خدمت و اشاعت میں مصروف ہے۔ اس ادارہ میں پرائمری درجہ اول تا پنجم عربی جماعت ادنیٰ تا خامسہ اور حفظ کلام پاک کی تعلیم کا معقول انتظام ہے۔ بیرونی طلباء کے قیام و طعام، روشنی، کتب اور دوا و علاج کا مدرسہ ذمہ دار ہے۔ مزید کمروں کی تعمیر بے حد ضروری ہے۔ کیونکہ اساتذہ برآمدہ میں بیٹھ کر پڑھاتے ہیں۔ جو طلباء و اساتذہ دونوں کے لئے ایک تکلیف دہ صورت ہے۔

مخیر حضرات اور ہمدردان جماعت سے گذارش ہے کہ اس اہم دینی ادارہ کی مدد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ترسیل زر کا پتہ:

حکیم خورشید احمد انصاری
ناظم اعلیٰ مدرسہ دارالعلوم محمدیہ امرڈوبھا
پوسٹ بکھرا، ضلع بستی، یوپی ۲۷۲۱۵۹

ایک مستند جید قاری کی ضرورت

جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال میں اب تک شعبۂ تجوید قائم نہ ہو سکا۔ امسال منتظمین نے اس شعبہ کو قائم کرنے کا قطعی فیصلہ کیا ہے۔ لہٰذا جامعہ کو ایک مستند جید قاری کی سخت ضرورت ہے۔ مشاہرہ معقول دیا جائے گا۔ خواہشمند حضرات درج ذیل پتہ پر درخواست روانہ فرمائیں۔ درخواست میں اپنے سند و صلاحیت و تجربہ کا ضرور ذکر کریں۔ جماعت سے متعلق افراد کو ترجیح دی جائے گی۔

ناچیز دعاگو خادم: عبدالرؤف رحمانی
ناظم مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر (نیپال)
کیراف پوسٹ بڑھنی، ضلع بستی - یوپی (انڈیا)

شائقین علوم دینیہ کے لئے پیام مسرت

جامعہ سراج العلوم جھنڈا نگر نیپال میں امسال ڈیڑھ سو طلبہ شعبہ عربی میں داخل کئے جائیں گے۔ نیپالی طلبہ اولیٰ سے لے کر سابعہ تک داخل ہو سکتے ہیں۔ غیر نیپالی طلبہ رابعہ سے سابعہ تک داخل ہو سکتے ہیں۔

داخلہ کے خواہشمند طلبہ درخواست کے ساتھ ایک لفافہ ضرور روانہ کریں۔ تاکہ فارم داخلہ ان کے پاس روانہ کیا جا سکے۔ فارم کی خانہ پُری کر کے فارم دفتر میں بھیج دیں۔ ۱۰؍ شوال سے جامعہ کھل جائے گا۔ اور داخلہ ۲۰؍ شوال تک جاری رہے گا۔ فارم داخلہ کے ساتھ کیرکٹر سرٹیفکٹ اور مارک شیٹ منسلک کرنا ضروری ہے۔

شعبہ حفظ میں ۴۰ بچوں کا داخلہ ہوگا۔ اور ان کے لئے بھی مذکورہ بالا شرائط کی پابندی ضروری ہوگی۔

ناچیز دعاگو خادم: عبدالرؤف رحمانی
ناظم مدرسہ سراج العلوم جھنڈا نگر (نیپال)
کیراف پوسٹ بڑھنی، ضلع بستی۔ یوپی (انڈیا)

مدرسہ عائشہ صدیقہ میں داخلہ کی خواہشمند طالبات

مدرسہ عائشہ صدیقہ منصورہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اس میں عربی اور دینی علوم کے ساتھ ساتھ انگریزی، حساب، سائنس اور امور خانہ داری سے بخوبی واقف کرایا جاتا ہے۔ لڑکیوں کی دیکھ بھال اور تربیت کے لئے فاضل استانیوں کی خدمات حاصل ہیں۔ لڑکیوں کا قیام و طعام مستقل ہوسٹل میں ہوگا مدرسہ عائشہ صدیقہ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے کلاس میں ممتاز مقام رکھتا ہے۔ داخلہ محدود ہے۔ آپ جلد سے جلد فارم حاصل کریں۔ اور ضروری کارروائی کے بعد ادارہ کو واپس بھیجیں۔

اس مدرسہ میں صرف ان بچیوں کا داخلہ ہوگا جو کم سے کم پانچویں پاس ہوں۔ فارم منگوانے کے لئے سادہ لفافہ پر پتہ لکھیں۔ اور پچاس پیسے کا ڈاک ٹکٹ بھی روانہ کریں۔

پتہ: جامعہ محمدیہ منصورہ۔ P.B. 144
مالیگاؤں 423203

جامعہ محمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلبہ سے

جو طلبہ جامعہ محمدیہ منصورہ مالیگاؤں میں داخلہ کے خواہشمند ہیں ان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سادہ لفافہ مع پتہ اور پچاس پیسے کا ٹکٹ بھیج کر داخلہ فارم حاصل کریں۔ صوبہ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش، کرناٹک، آندھرا، تامل ناڈو، اڑیسہ اور گجرات کے ایسے بچوں کا داخلہ ہو سکتا ہے جو پانچویں پاس ہوں۔ اور اردو لکھنا، پڑھنا اور قرآن پڑھنا جانتے ہوں۔

اترپردیش، بہار اور بنگال کے صرف ان طلبہ کا داخلہ ہوگا جو کسی مستند عربی مدرسہ میں عربی کلاسیں پڑھ چکے ہوں (یعنی نویں جماعت پاس ہوں) اس سے نیچے کی جماعتوں میں داخلہ نہیں ہوگا۔ کوئی صاحب بلا منظوری ہرگز نہ آئیں۔

طلبہ کے لئے قیام و طعام اور دیگر سہولتوں کا بہترین نظم ہے۔

درجات تعلیم: (۱) عربی (۲) عالمیت (۳) فضیلت

(نوٹ) کسی ادارہ سے نکالے ہوئے طالب علم کا داخلہ نہیں ہوگا۔ ہر طالب علم کو ٹی۔ سی (خارجہ) لانا ضروری ہے۔

شیخ الجامعہ
جامعہ محمدیہ منصورہ P.B 144
مالیگاؤں 423203 (مہاراشٹر)

ایک ضروری اعلان

قربانی ۱۲؍ ذی الحجہ تک کرنی چاہیئے یا ۱۳؍ ذی الحجہ تک۔ اس عنوان پر صوبائی جمعیۃ اہل حدیث بمبئی اور کرلا نے قرآن و حدیث کی روشنی میں [illegible]

مدلل اور تحقیق کے ساتھ دو کتابیں تیار کرائی ہیں چونکہ یہ مسئلہ ہر جگہ بار بار اٹھتا رہا ہے۔ اس لئے اس کی تحقیق انتہائی ضروری تھی۔ دونوں کتابوں پر صرف چار روپے لاگت آئی ہے۔ لہٰذا تمام جمعیتوں سے گذارش ہے کہ چار روپے لاگت اور ایک روپیہ ڈاک خرچ کل پانچ روپے بھیجکر یہ کتابیں حاصل کر کے اپنے پاس رکھیں۔ اور عوام و خواص کو مطالعہ کرائیں کتابیں انتہائی مدلل اور بہترین ہیں۔

پتہ: محمد امین ریاضی، جامعۃ الرشاد
غفور خاں اسٹیٹ ایل بی ایس مارگ کرلا بمبئی ۷۰۰۰۷۰

روزگار

برنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو اپنے ماہانہ خبرنامے
EMPLOVMENT PROSPECTS
میں روزگار کے متلاشی لوگوں کے لئے ایک خصوصی کالم "SITUATION WANTED" کے نام سے شروع کر رہا ہے۔ اس خصوصی سروس کا مقصد روزگار کے متلاشی لوگوں کی تعلیم و تجربہ نیز فنی و ٹکنیکی مہارت کے بارے میں بہت ہی رعایتی شرح پر مختصراً شائع کر کے ان کو روزگار دہندگان سے متعارف کرانا ہے۔ خواہشمند ازراہ کرم مزید تفصیلات کے لئے برنس اینڈ ایمپلائمنٹ بیورو، ہمدرد بلڈنگ آصف علی روڈ۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۲ سے رابطہ قائم کریں۔

جمعیۃ اہل حدیث ہندوپور کے زیر اہتمام

جلسہ اتحاد بین المسلمین

۱۰ مئی ۸۲ء شب ۹ بجے جمعیۃ اہل حدیث ہندوپور کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام بنام اتحاد بین المسلمین زیر صدارت عالیجناب مولانا محمدی صاحب امیر صوبائی جمعیۃ اہل حدیث آندھرا پردیش بمقام بس اسٹینڈ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز مولانا حافظ بدرالدین صاحب گورکھپوری کی قرات و نعت سے ہوا۔ صدر جلسہ کے افتتاحی کلمات کے بعد مولانا قاری عبدالرشید صاحب خانجہانپوری ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے اتحاد بین المسلمین کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ صدر جلسہ کے اختتامی کلمات و دعا کے بعد امیر جمعیۃ ہندوپور عبدالرحمن سلفی کے کلمات تشکر کے ساتھ شب ایک بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہمدم سلفی ناظم جمعیت

جامعہ سلفیہ میوات دارالعلوم شکراوہ کے سفراء

حسب دستور سابق جامعہ سلفیہ میوات (دارالعلوم) شکراوہ کی جانب سے حسب ذیل سفراء دورہ فرما رہے ہیں۔ ہمدردان تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مولوی اثیر الدین صاحب۔ راجستھان گجرات بمبئی
مولوی فاروق صاحب۔ مدھیہ پردیش، آندھرا، مہاراشٹر
مولوی صدیق احمد صاحب۔ کرناٹک۔ تاملناڈو
مولوی عبدالغنی صاحب۔ یوپی

ناظم جامعہ سلفیہ میوات

جامعہ محمدیہ رائے درگ

الحمد للہ جامعہ محمدیہ عربیہ تعلیمی و تربیتی خدمات بخوبی انجام دے رہا ہے۔ جامعہ کا ۵ واں سالانہ اجلاس و جلسہ تقسیم اسناد زیر صدارت الحاج آڈیٹر لے محمد عبیداللہ صاحب مدراس مورخہ ۹ رجون ۸۲ء بروز چہارشنبہ منعقد ہوا۔ جس میں درس بخاری تقسیم اسناد اور طلباء کے تقریری مقابلے بھی ہوئے۔ بہت بڑی تعداد میں علمائے کرام اور امرائے جماعت نے شرکت فرمائی۔ اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا

اہم اعلان

احباب جماعت کے لئے یہ اعلان یقیناً باعث مسرت ہوگا کہ جامع مسجد اہل حدیث انصار بلاک کریم نگر میرٹھ ایک دینی تعلیمی ادارہ بنام جامعۃ العلوم السلفیہ قائم کر دیا گیا ہے۔ اس ادارہ میں ۱۵ رشوال سے ہوشیار طلبہ کا داخلہ کیا جائے گا۔ اور باقاعدہ علوم عربیہ کے ساتھ جدید اور عصری تعلیم کا بھی نظم ہوگا۔ انشاء اللہ

مستطیع طلبہ سے مناسب خورد و نوش کا چارج کیا جائے گا جبکہ غیر مستطیع طلبہ کے خورد و نوش کا کفیل ادارہ ہوگا۔

احباب جماعت سے التماس ہے کہ وہ رمضان المبارک کے موقعہ پر اس ادارہ کا بھرپور تعاون فرمائیں تاکہ مغربی یوپی کے وسیع علاقہ میں یہ ادارہ قرآن و حدیث کی ٹھوس خدمات انجام دے سکے۔

نوٹ:- داخلہ صرف ابتدائی درجات میں ہوگا۔

خلیل احمد
ناظم جامعۃ العلوم السلفیہ
جامع مسجد اہل حدیث انصار بلاک کریم نگر میرٹھ (یوپی)

مجلہ اہل حدیث کے نمائندے

مجلہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں حسب ذیل حضرات تشریف لے گئے۔

مولوی نواب احمد صاحب۔ آندھرا، کرناٹک، تاملناڈو
مولوی عبدالمجید صاحب۔ یوپی۔ بہار۔ بنگال
مولوی عبدالغنی صاحب۔ بریلی اور قنوج

امید ہے کہ ہمدردان مجلہ اہل حدیث بھرپور تعاون فرما کر شکر گذار فرمائیں گے۔ منیجر

مجلہ اہل حدیث کا بقایا!

قارئین مجلہ اہل حدیث سے گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اپنے پچھلے بقایاجات جلد صاف کر دیں۔ تاکہ ان کے نام مجلہ کی ترسیل بدستور قائم رہے۔ بصورت دیگر ترسیل بند کر دی جائے گی۔ ادارہ

بقایا کا تقاضہ تاوقتیکہ ادائیگی نہ کر دیں، ہر ماہ جاتا رہے گا۔

منیجر